لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

ترجمہ: ’’بے شک تمہارے لئے رسول اللہ کی ذات میں بہترین نمونہ ہے‘‘

www.hamditabligh.net

گلدستۂ احادیث

منتخب احادیث

اقتباسات معارف الحدیث جلداوّل و دوم

تالیف مولانا محمد منظور نعمانی

مرتبہ

اکبر علی

انجمن خدام القرآن سندھ، کراچی (رجسٹرڈ)

قرآن اکیڈمی، خیابانِ راحت، درخشاں، ڈیفنس فیز 6، کراچی

فون نمبر: 5340022 - 5340023 فیکس نمبر: 5840009

ای میل : karachi@quranacademy.com

ویب سائٹ : www.quranacademy.com

ارشادِ باری تعالیٰ ہے :

وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰی ۝

اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی ۝

(النجم : 3 - 4)

’’اور (نبی ﷺ) اپنی خواہشِ نفس سے کچھ نہیں کہتے،
وہ تو صرف وہی کہتے ہیں جو اُن کی طرف وحی کیا جاتا ہے‘‘

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ حُبَّکَ وَحُبَّ حَبِیْبِکَ

’’اے اللہ میں تجھ سے تیری محبت اور تیرے محبوب ﷺ کی محبت کا سوال کرتا ہوں‘‘

اسلام میں حدیث وسنت کی اہمیت

بلاشبہ قرآن پاک دین وشریعت کی اصل واساس ہے اور ادلہّ شرع میں وہی سب سے مقدم اور سب سے محکم ہے مگر اس کا کام صرف اصول بتانا ہے، تفصیل اور توضیح وتشریح حدیث و سنت کا کام ہے۔ ہر باخبر جانتا ہے کہ قرآن کریم امت کو بلا واسطہ رسول نہیں دیا گیا تھا کہ لوتم بذات خود یا اپنے ہی جیسے غیر نبی لوگوں کی مدد سے پڑھو اور اس پر عمل کرو بلکہ اس کے نزول سے پہلے ایک برگزیدہ رسولؐ کو دنیا میں بھیج کر ان پر قرآن نازل کیا گیا اور یہ صرف اس لئے کیا گیا تا کہ لوگ اپنے اپنے طور پر نہیں بلکہ صرف رسول کے بیان اور تشریح کی روشنی میں اللہ کی اس کتاب کو سمجھیں چنانچہ قرآن ہی میں ارشاد ہے۔

’’اور نازل کیا ہم نے آپ کے پاس ذکر (قرآن) تا کہ آپ کھول کھول کر بیان کریں لوگوں کے واسطے اس چیز کو جو نازل کی گئی ان کی طرف اور تا کہ وہ غور وفکر کریں۔‘‘ (سورۃ النحل: 6)

اور پھر قرآن ہی کے ذریعہ رسولؐ کے فرائض اور ان کے منصب سے دنیا والوں کو آگاہ کیا گیا اور بار بار اعلان کیا گیا کہ یہی تم کو قرآن کے کلمات وحروف سنائیں اور یاد کرائیں گے اور یہی تم کو اس کے معانی ومطالب اور موزوں حکم بھی بتائیں گے چنانچہ ایک جگہ ارشاد ہوا :

’’جیسا کہ بھیجا ہم نے ایک رسولؐ تم ہی میں کہ پڑھتا ہے تم پر ہماری آیتیں اور پاک کرتا ہے تم کو اور سکھاتا ہے تم کو کتاب وحکمت اور سکھاتا ہے تم کو وہ باتیں جو تم نہیں جانتے تھے۔‘‘ (سورۃ البقرۃ : 18)

دوسری جگہ فرمایا:

’’بتحقیق احسان کیا اللہ تعالیٰ نے مومنوں پر جبکہ بھیجا ان میں ایک رسولؐ انہیں میں سے کہ تلاوت کرتا ہے ان پر اس کی آیتیں اور پاک کرتا ہے ان کو اور تعلیم کرتا ہے ان کو کتاب وحکمت اور بالیقین تھے وہ اس سے پہلے گمراہی میں۔‘‘ (سورۂ آلِ عمران: 17)

تیسری جگہ ارشاد ہوا :

’’وہی وہ ذات ہے جس نے بھیجا اَن پڑھوں میں ایک رسولؐ انہیں میں سے کہ تلاوت کرتا ہے ان پر اس کی آیتیں اور ان کو پاک کرتا ہے اور کتاب وحکمت کی ان کو تعلیم دیتا ہے بالیقین وہ تھے اس سے پہلے کھلی گمراہی میں۔‘‘ (سورۃ الجمعہ:1)

ان تینوں آیتوں میں دو چیزیں الگ الگ ذکر کی گئی ہیں:

1- تلاوتِ آیات　　　2- تعلیم کتاب وحکمت

پہلی چیز یعنی تلاوت آیات کا مطلب تو ظاہر ہے، ہاں تعلیم کتاب وحکمت کی نسبت غور کرنا ہے کہ اس سے کیا مراد ہے؟ اگر اس کی مراد بھی قرآن کے مرتب کلمات کو پڑھ کر سنانا اور یاد کرانا ہی ہے تو یہ تلاوت آیات سے الگ کوئی چیز نہیں ہوئی، حالانکہ وہ اس سے الگ ذکر کی گئی ہے۔ پس یقیناً اس سے مراد آیات کی تشریح، اس کے معانی ومطالب کی توضیح اور آیات کے حکم اور احکام کا بیان ہے۔

پس جب قرآن ہی سے یہ معلوم ہو چکا کہ آنحضرت ﷺ کے فرائض رسالت میں جس طرح الفاظ وکلمات قرآن کی تلاوت وتبلیغ ہے اسی طرح اس کے معانی ومطالب کا بیان بھی فرائض رسالت میں داخل ہے۔ الغرض ان قرآنی نصوص کی رو سے رسول اللہ ﷺ کے ’’پیغام رساں‘‘

ہونے کیساتھ اس پیغام کے معلم اور مبین بھی ہیں۔اور جب قرآنی نصوص سے آپ کا معلم ومبین قرآن ہونا ثابت ہو چکا تو جو شخص آپؐ کی رسالت ونبوت پر ایمان رکھتا ہے جس طرح اس سے انکار نہیں کرسکتا کہ آپؐ نے متن قرآن کی تلاوت وتبلیغ فرمائی اسی طرح اس سے بھی انکار نہیں کرسکتا کہ آپؐ نے اس کی تعلیم وتبیین بھی فرمائی اور چونکہ قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب اور آنخضرت ﷺ اس کے آخری نبیؐ ہیں اور اب کوئی نئی کتاب اور کوئی دوسرا نبی آنے والا نہیں ہے۔اس لئے آخری کتاب کا اس کے نزول کے وقت سے رہتی دنیا تک ہر دور میں محفوظ وباقی رہنا ضروری ہے اور جب اس کی بقا ضروری ہے تو اس کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کے لئے آنخضرت ﷺ کی قولی وعملی تشریحات وتوضیحات کا بھی ہر دور میں منقول ومتداول اور موجود رہنا ضروری ہے۔اب تک ہم نے جو کچھ عرض کیا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ:

(۱) قرآنی نصوص کی رو سے رسول ﷺ قرآن کے معلم وشارح ومبین ہیں

(۲) آپؐ نے جس طرح متن قرآن کی تبلیغ کی اسی طرح اس کی شرح وتبیین بھی فرمائی

(۳) آپؐ کی تشریحات وبیان قرآن کا قرآن کے ساتھ ساتھ باقی رہنا ضروری ہے

اس کے آگے مجھے یہ عرض کرنا ہے کہ آنخضرت ﷺ نے قرآن کی تعلیم دو (۲) طرح دی ہے: آپؐ نے اپنے فعل وعمل سے بھی اس پر عمل کرنے کی صورت سکھائی اور اس کا مفہوم سمجھایا ہے اور اس کی قولی تشریح بھی فرمائی ہے عملی تشریح کی صورت یہ تھی کہ قرآن میں ایک حکم نازل ہوا آپ نے اس حکم پر عمل کر کے لوگوں کو دکھا دیا جس کی وجہ سے الفاظ قرآن کا مفہوم بھی متعین ہو گیا اور جس بات کا حکم ہوا ہے اس کا عملی نقشہ بھی آنکھوں کے سامنے آ گیا، مثلاً قرآن پاک میں اقامت صلوٰۃ کا تاکیدی حکم نازل ہوا اور اس کے ارکان اور بعض اجزائے ترکیبی (مثلاً: قیام، رکوع، سجود، قرات وغیرہ) کا ذکر بھی قرآن میں کیا گیا مگر ان اجزا کو کسی خاص ترتیب کے ساتھ ادا کرنے کا بیان اور نماز کی پوری ترتیب اس میں کہیں ذکر نہیں کی گئی...... پس ان

اجزا کو خاص ترکیب کے ساتھ باہم مربوط کر کے نماز قائم کرنے کی ایک خاص شکل آنخضرت ﷺ کے عمل سے متعین ہوئی۔

قرآن پاک میں ''اقیموا الصلوۃ'' کا حکم دیکھ کر ہر شخص کے دل میں یہ سوال پیدا ہونا ضروری ہے کہ اس حکم پر عمل کس طرح کیا جائے اور اقامت صلوٰۃ کا کیا طریقہ ہے؟ آنخضرت ﷺ کا ارشاد ہے: ''تم جس طرح مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھتے ہو اسی طرح نماز پڑھو'' گویا اسی سوال کا جواب ہے۔نیز حکم ''اقیمو الصلوٰۃ'' کی اس عملی تشریح کے علاوہ کبھی کبھی آپ نے اقامت صلوٰۃ کی ترکیب زبانی بھی فرمائی ہے۔اسی طرح مثلاً قرآن پاک میں حج کو فرض قرار دیا گیا مگر حج کا طریقہ اور ترکیب وار اس کے ارکان ومناسک نہیں بیان کئے گئے تو آنخضرت ﷺ نے حج کر کے دکھا دیا کہ اس طرح اس فریضہ کی بجا آوری ہونی چاہیے اور اسی لئے کہ قرآن کی تشریح وتبیین صرف آپ ہی کے قول یا عمل سے ہو سکتی ہے۔ حجۃ الوداع کے موقع پر عرفات کے میدان میں جہاں سارے حجاج تھے اعلان فرمایا:

''لوگو تم سب حج کے مناسک مجھ سے سیکھ لو! شاید اس سال کے بعد میں تمہیں نہ دیکھوں۔''

غرض قرآن کے احکام کی تفصیل وتشریح جاننے کیلئے رسول صلیٰ اللہ علیہ وسلم کے اقوال (حدیث) اور عملی نمونہ جاننا ضروری ہے جو صرف احادیث کے ذریعہ ہی مل سکتا ہے۔

جلد اوّل

حدیث نمبر 1 : حضرت عمر بن الخطابؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپؐ فرماتے تھے کہ: سب انسانی اعمال (صالحہ) کا دارومدار بس نیتوں ہی پر ہے اور آدمی کو اس کی نیت کے مطابق پھل ملتا ہے۔(بخاری ومسلم)

حدیث نمبر 2 : حضرت عمر بن الخطابؓ سے روایت ہے کہ ہم ایک دن رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے (اسی حدیث کی ایک دوسری روایت سے معلوم

ہوتا ہے کہ اس وقت مجلس مبارک میں صحابہ کا ایک مجمع تھا اور حضرت ان سے خطاب فرمارہے تھے کہ اچانک ایک شخص سامنے سے نمودار ہوا، جس کے کپڑے نہایت سفید اور بال بہت ہی زیادہ سیاہ تھے اور اس شخص پر سفر کا کوئی اثر بھی معلوم نہیں ہوتا تھا (جس سے خیال ہوتا تھا کہ یہ کوئی بیرونی شخص نہیں ہے) اور اسی کے ساتھ یہ بات بھی تھی کہ ہم میں سے کوئی شخص اس نووارد کو پہچانتا نہ تھا (جس سے یہ خیال ہوتا تھا کہ یہ کوئی باہری آدمی ہے، تو یہ حاضرین کے حلقہ میں سے گزرتا ہوا آیا) یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے آکر دو زانوں اس طرح بیٹھ گیا کہ اپنے گھٹنے آنحضرتؐ کے گھٹنوں سے ملا دیئے۔ اور اپنے ہاتھ حضور کی رانوں پر رکھ دیئے اور کہا اے محمد! مجھے بتلایئے کہ "اسلام" کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا "اسلام" یہ ہے (یعنی اس کے ارکان یہ ہیں کہ دل وزبان سے) تم یہ شہادت ادا کرو کہ "اللہ" کے سوا کوئی "الٰہ" (کوئی ذات عبادت وبندگی کے لائق) نہیں اور محمدؐ اس کے رسولؐ ہیں اور نماز قائم کرو اور زکوۃ ادا کرو اور ماہ رمضان کے روزے رکھو، اور اگر حج بیت اللہ کی تم استطاعت رکھتے ہو تو حج کرو......اس نووارد سائل نے آپؐ کا جواب سن کر کہا، آپؐ نے سچ کہا......راوی حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ ہمیں اس پر تعجب ہوا یہ شخص پوچھتا بھی ہے اور تصدیق اور تصویب بھی کرتا جاتا ہے......اس کے بعد اس شخص نے عرض کیا اب مجھے بتلایئے کہ "ایمان" کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا کہ ایمان یہ کہ تم اللہ کو اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں اور یومِ آخرت یعنی قیامت کو حق مانو اور یہ کہ اچھی اور بری تقدیر سب اللہ کی جانب سے ہے (یہ سن کر بھی) اس نے کہا، آپؐ نے سچ کہا......اس کے بعد اس شخص نے عرض

کیا، مجھے بتلایئے کہ احسان کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا احسان یہ ہے کہ اللہ کی عبادت وبندگی تم اس طرح کرو گویا تم اس کو دیکھ رہے ہو، کیونکہ اگر چہ تم اس کو نہیں دیکھتے ہو پر وہ تم کو دیکھتا ہی ہے، پھر اس شخص نے عرض کیا مجھے قیامت کی بابت بتلایئے (کہ وہ کب واقع ہوگی) آپؐ نے فرمایا کہ جس سے یہ سوال کیا جارہا ہے وہ اس کو سوال کرنے والے سے زیادہ نہیں جانتا۔ پھر اس نے عرض کیا تو مجھے اس کی کچھ نشانیاں ہی بتلا دیئے؟ آپؐ نے فرمایا (اس کی ایک نشانی یہ ہے کہ) لونڈی اپنی مالکہ اور آقا کو جنے گی (اور دوسری نشانی یہ ہے کہ) تم دیکھو گے کہ جن کے پاؤں میں جوتا اور تن پر کپڑا نہیں ہے اور جو تہی دست اور بکریاں چرانے والے ہیں وہ بڑی بڑی عمارتیں بنانے لگیں گے اور اس میں ایک دوسرے پر بازی لے جانے کی کوشش کریں گے......حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ یہ باتیں کر کے یہ نووارد شخص چلا گیا، پھر مجھے کچھ عرصہ گزر گیا تو حضورؐ نے مجھ سے فرمایا، اے عمر! کیا تمہیں پتہ ہے کہ وہ سوال کرنے والا شخص کون تھا میں نے عرض کیا، اللہ اور اس کا رسولؐ ہی زیادہ جاننے والے ہیں، آپؐ نے فرمایا کہ وہ جبرئیلؑ تھے، تمہاری اس مجلس میں اس لئے آئے تھے کہ تم لوگوں کو تمہارا دین سکھا دیں۔" (یہ حدیث صحیح مسلم کی ہے اور صحیح بخاری ومسلم میں یہی واقعہ حضرت ابوہریرہؓ کی روایت سے بھی مروی ہے) (بخاری ومسلم)

حدیث نمبر 8 : حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے، وہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا: "قسم اس ذاتِ پاک کی، جس کے قبضۂ قدرت میں محمدؐ کی جان ہے، اس امت کا (یعنی اس دور کا) جو کوئی بھی یہودی یا نصرانی میری خبر سنے (یعنی میری نبوت ورسالت کی دعوت اس تک پہنچ جائے) اور

پھر وہ مجھ پر اور میرے لائے ہوئے دین پر ایمان لائے بغیر مر جائے، تو ضرور وہ دوزخیوں میں ہوگا۔'' (صحیح مسلم)

حدیث نمبر 29: حضرت ابو امامہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا، کہ ایمان کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا کہ: ''جب تم کو اپنے اچھے عمل سے مسرت ہو، اور برے کام سے رنج و قلق ہو، تو تم مومن ہو۔'' (مسند احمد)

حدیث نمبر 30: حضرت عباس بن عبدالمطلبؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے، آپؐ فرماتے تھے کہ: ایمان کا مزہ اس نے چکھا اور اس کی لذت اسے ملی، جو اللہ کو اپنا رب، اسلام کو اپنا دین اور محمد ﷺ کو اپنا رسول اور ہادی ماننے پر دل سے راضی ہوگیا۔'' (صحیح مسلم)

حدیث نمبر 31: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ایمان کی حلاوت اسی کو نصیب ہوگی جس میں تین باتیں پائی جائیں گی: ایک یہ کہ اللہ اور رسولؐ کی محبت اس کو تمام ماسوا سے زیادہ ہو، دوسرے یہ کہ جس آدمی سے بھی اس کو محبت ہو صرف اللہ ہی کے لئے ہو اور تیسرے یہ کہ ایمان کے بعد کفر کی طرف پلٹنے سے اس کو اتنی نفرت اور ایسی اذیت ہو جیسی کہ آگ میں ڈالے جانے سے ہوتی ہو۔

(بخاری و مسلم)

حدیث نمبر 33: حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: ''تم میں سے کوئی شخص مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ اس کی ہوائے نفس میری لائی ہوئی ہدایت کے تابع نہ ہو جائے۔'' (شرح السنہ)

حدیث نمبر 34: حضرت انسؓ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا ''تم میں سے کوئی مومن نہیں ہوسکتا، جب تک اپنے مسلمان بھائی کے لئے وہی

نہ چاہے جو اپنے لئے چاہتا ہے۔'' (بخاری و مسلم)

حدیث نمبر 39: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مسلم وہ ہے جس کی زبان درازیوں اور دست درازیوں سے مسلمان محفوظ رہیں اور مومن وہ ہے جس کی طرف سے اپنی جانوں اور مالوں کے بارے میں لوگوں کو کوئی خوف و خطرہ نہ ہو۔'' (جامع ترمذی، نسائی)

حدیث نمبر 40: ابو شریح خزاعی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قسم اللہ کی وہ مومن نہیں، قسم اللہ کی وہ مومن نہیں، قسم اللہ کی وہ مومن نہیں'' عرض کیا گیا یا رسول اللہ! کون مومن نہیں؟ آپؐ نے فرمایا'' وہ آدمی جس کے پڑوسی اس کی شرارتوں اور آفتوں سے خائف رہتے ہوں''۔ (صحیح بخاری)

حدیث نمبر 41: حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپؐ فرماتے تھے کہ'' وہ شخص مومن نہیں جو خود شکم سیر ہو کر کھائے اور اس کے برابر میں رہنے والا اس کا پڑوسی فاقہ سے ہو''۔ (شعب الایمان للبیہقی)

حدیث نمبر 42: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسلمانوں میں زیادہ کامل ایمان اس کا ہے جس کے اخلاق زیادہ اچھے ہیں۔''

(ابوداؤد۔ دارمی)

حدیث نمبر 45: حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو کوئی تم میں سے بری اور خلافِ شرع بات دیکھے، تو لازم ہے کہ اگر طاقت رکھتا ہے تو اپنے ہاتھ سے (یعنی زور و قوت سے) اس کو بدلنے کی (یعنی درست کرنے کی) کوشش کرے اور اگر اس کی طاقت نہ رکھتا ہو، تو زبان سے اس کو

بدلنے کی کوشش کرے اور اگر اس کی بھی طاقت نہ رکھتا ہو تو اپنے دل ہی میں اور یہ ایمان کا ضعیف ترین درجہ ہے۔'' (صحیح مسلم)

حدیث نمبر 46: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ بہت کم ایسا ہوا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خطبہ دیا ہو اور اس میں یہ نہ ارشاد فرمایا ہو ''جس میں امانت کی خصلت نہیں اس میں ایمان نہیں، اور جس میں عہد کی پابندی نہیں، اس میں دین نہیں۔''

(شعب الایمان للبیہقی)

حدیث نمبر 48: اوس بن شرجیل سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپؐ فرماتے تھے کہ جو شخص کسی ظالم کی مدد کے لئے، اور اس کا ساتھ دینے کے لئے چلا اور اس کو اس بات کا علم تھا کہ یہ ظالم ہے تو وہ اسلام سے نکل گیا۔''

(شعب الایمان للبیہقی)

حدیث نمبر 49: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ''مومن لعن طعن کرنے والا نہیں ہوتا، اور نہ فحش گو اور بدکلام ہوتا ہے''۔

(شعب الایمان للبیہقی)

حدیث نمبر 52: حضرت عبداللہ بنِ عمروؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چار عادتیں ایسی ہیں کہ جس میں وہ چاروں جمع ہو جائیں، تو وہ خالص منافق ہے، اور جس میں اُن چار میں سے کوئی ایک خصلت ہو، تو اُس کا حال یہ ہے، کہ اُس میں نفاق کی ایک خصلت ہے، اور وہ اسی حال میں رہے گا، جب تک کہ اُس عادت کو چھوڑ نہ دے...... وہ چاروں عادتیں یہ ہیں...... جب اُس کو کسی امانت کا امین بنایا جائے، تو اس میں خیانت کرے،

اور جب باتیں کرے تو جھوٹ بولے، اور جب عہد معاہدہ کرے تو اُس کی خلاف ورزی کرے، اور جب کسی سے جھگڑا اور اختلاف ہو تو بدزبانی کرے۔ (بخاری و مسلم)

حدیث نمبر 53: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے، کہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اس حال میں مرا، کہ نہ تو اُس نے کبھی جہاد کیا، اور نہ اپنے جی میں اُس کی تجویزیں سوچیں اور تمنّا کی، تو وہ نفاق کی ایک صفت پر مَرا۔

(صحیح مسلم)

حدیث نمبر 62: حضرت تمیم داری سے روایت ہے کہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دین نام ہے ''خلوص اور وفاداری'' کا۔ ہم نے عرض کیا، کہ کس کے ساتھ خلوص اور وفاداری؟ ارشاد فرمایا: اللہ کے ساتھ، اللہ کی کتاب کے ساتھ، اللہ کے رسولؐ کے ساتھ، اور مسلمانوں کے سرداروں، پیشواؤں کے ساتھ، اور اُن کے عوام کے ساتھ۔ (صحیح مسلم)

جلد دوم

حدیث نمبر 7: شداد بن اوس سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہوشیار اور توانا وہ ہے جو اپنے نفس کو قابو میں رکھے، اور موت کے بعد کے لئے (یعنی آخرت کی نجات و کامرانی کے لئے) عمل کرے، اور نادان و ناتواں وہ ہے جو اپنے کو اپنی خواہشات نفس کا تابع کردے (اور بجائے احکامِ خداوندی کے اپنے نفس کے تقاضوں پر چلے) اور اللہ سے امیدیں باندھے۔''

(ترمذی و ابن ماجہ)

حدیث نمبر 11: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک نوجوان کے پاس اس کے آخری وقت میں جب کہ وہ اس دنیا سے رخصت ہو رہا تھا تشریف لے گئے، اور آپ نے اس سے دریافت فرمایا، کہ اس وقت تم اپنے کو کس حال میں پاتے ہو؟ اس نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! میرا حال یہ کہ میں اللہ تعالیٰ سے رحمت کی امید بھی رکھتا ہوں، اور اسی کے ساتھ مجھے اپنے گناہوں کی سزا اور عذاب کا ڈر بھی ہے۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا: ''یقین کرو جس دل میں امید اور خوف کی یہ دونوں کیفیتیں ایسے عالم میں (یعنی موت کے وقت میں) جمع ہوں، تو اللہ تعالیٰ اس کو وہ ضرور عطا فرمادیں گے، جس کی اس کو اللہ کی رحمت سے امید ہے، اور اس عذاب سے اس کو ضرور محفوظ رکھیں گے، جس کا اس کے دل میں خوف وڈر ہے۔ (جامع ترمذی)

حدیث نمبر 14: حضرت عباسؓ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ: جب اللہ تعالیٰ کے خوف اور اس کی ہیبت سے کسی بندہ کے رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں تو اس وقت اس کے گناہ ایسے جھڑتے ہیں، جیسے کہ کسی پرانے سوکھے درخت کے پتے جھڑ جاتے ہیں۔'' (البزار)

حدیث نمبر 25: روایت ہے مستورد بن شداد سے، کہ رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپؐ فرماتے تھے کہ دنیا کی مثال آخرت کے مقابلہ میں ایسی ہے جیسے کہ تم میں سے کوئی اپنی ایک انگلی دریا میں ڈال کر نکالے، اور پھر دیکھے کہ پانی کی کتنی مقدار اس میں لگ کر آئی ہے۔ (صحیح مسلم)

حدیث نمبر 33: حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے میرے دونوں

مونڈھے پکڑ کے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ: ''دنیا میں ایسے رہ جیسے کہ تو پردیسی ہے یا راستہ چلتا مسافر۔'' (صحیح بخاری)

حدیث نمبر 34: حضرت عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن خطبہ دیا، اور اپنے اس خطبہ میں ارشاد فرمایا کہ: ''سن لو، اور یاد رکھو کہ دنیا ایک عارضی اور وقتی سودا ہے، جو فی الوقت حاضر اور نقد ہے (اور اس کی کوئی قدر و قیمت نہیں ہے، اسی لئے) اس میں ہر نیک و بد کا حصہ ہے، اور سب اس سے کھاتے ہیں، اور یقین کرو کہ آخرت مقرر وقت پر آنے والی ایک سچی حقیقت ہے، اور سب کچھ قدرت رکھنے والا شہنشاہ اسی میں (لوگوں کے اعمال کے مطابق جزا اور سزا کا) فیصلہ کرے گا، یاد رکھو کہ ساری خیر اور خوشگواریاں اور اس کی تمام قسمیں جنت میں ہیں، اور سارا شر اور دکھ اس کی تمام قسمیں دوزخ میں ہیں۔ پس خبردار، خبردار (جو کچھ کرو) اللہ سے ڈرتے ہوئے کرو (اور ہر عمل کے وقت آخرت کے انجام کو پیش نظر رکھو) اور یقین کرو کہ تم اپنے اپنے اعمال کے ساتھ اللہ کے حضور میں پیش کئے جاؤ گے، پس جس شخص نے ذرہ برابر کوئی نیکی کی ہوگی، وہ اس کو بھی دیکھ لے گا، اور جس نے ذرہ برابر کوئی برائی کی ہوگی، وہ اس کو بھی پالے گا۔ (مسند امام شافعی)

حدیث نمبر 36: عمر بن عوفؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: ''میں تم پر فقر و ناداری آنے سے نہیں ڈرتا، لیکن مجھے تمہارے بارے میں یہ ڈر ضرور ہے کہ دنیا تم پر زیادہ وسیع کر دی جائے، جیسے کہ تم سے پہلے لوگوں پر وسیع کی گئی تھی، پھر تم اس کو بہت زیادہ چاہنے لگو، جیسے کہ انہوں نے اس کو بہت زیادہ چاہا تھا

(اور اسی کے دیوانے اور متوالے ہوگئے تھے) اور پھر وہ تم کو برباد کر دے جیسے کہ اس نے ان اگلوں کو برباد کیا۔'' (صحیح بخاری)

حدیث نمبر 38: کعب بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: ''وہ دو بھوکے بھیڑیئے جو بکریوں میں چھوڑ دیئے گئے ہوں ان بکریوں کو اس سے زیادہ تباہ نہیں کر سکتے، جتنا تباہ آدمی کے دین کو مال کی اور عزت وجاہ کی حرص کرتی ہے۔'' (جامع ترمذی، مسند دارمی)

حدیث نمبر 41: حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر انسان کے پاس مال کے بھرے ہوئے دو میدان اور دو جنگل ہوں تو تیسرا اور چاہے گا اور آدمی کا پیٹ تو مٹی سے بھرے گا (یعنی مال و دولت کی اس نہ ختم ہونے والی ہوس اور بھوک کا خاتمہ بس قبر میں جا کر ہوگا) اور اللہ اس بندے پر عنایت اور مہربانی کرتا ہے جو اپنا رخ اور اپنی توجہ اس کی طرف کرلے (یعنی اللہ کی طرف کرلے)۔ (بخاری و مسلم)

حدیث نمبر 42: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ جس شخص کی نیت اور اس کا مقصدِ اصلی اپنی سعی و عمل سے آخرت کی طلب ہو تو اللہ تعالیٰ غنا (قلبی اطمینان اور مخلوق کی نامحتاجی کی کیفیت) اس کے دل کو نصیب فرما دیں گے اور اس کے پراگندہ حال کو درست فرما دیں گے۔ اور دنیا اس کے پاس خود بخود ذلیل ہو کر آئے گی۔ اور جس شخص کی نیت اور اپنی سعی و عمل سے جس کا خاص مقصد دنیا طلب کرنا ہوگا، اللہ محتاجی کے آثار اس کی بیچ پیشانی میں اس کے چہرے پر پیدا کر دیں گے۔ اور اس کے حال کو پراگندہ کر دیں گے (جس کی وجہ سے

اس کو خاطر جمعی راحت کبھی نصیب نہ ہوگی) اور (ساری تگ و دو کے بعد بھی) یہ دنیا اس کو بس اسی قدر ملے گی جس قدر اس کے واسطے پہلے مقدر ہو چکی ہوگی۔ (جامع ترمذی و مسند احمد و دارمی)

حدیث نمبر 43: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: ''بندہ کہتا ہے میرا مال میرا مال حالانکہ اس کے مال میں سے واقعی جو اس کا ہے وہ بس تین مدیں ہیں، ایک وہ جو اس نے کھا کے ختم کر دیا، دوسرے وہ جو پہن کر پرانا کر ڈالا، اور تیسرے وہ جو اس نے راہ خدا میں دیا، اور اپنی آخرت کے واسطے ذخیرہ کر لیا، اور اس کے سوا جو کچھ ہے وہ بندہ دوسرے لوگوں کے لئے اس کو چھوڑ جانے والا ہے، اور خود یہاں سے ایک دن تنہا رخصت ہو جانے والا ہے۔'' (صحیح مسلم)

حدیث نمبر 45: حضرت ابو ہریرہؓ رسول اللہ ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا: ''جب مرنے والا مرتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں اور پوچھتے ہیں کہ اس نے اپنے واسطے آگے کیا بھیجا (یعنی کیا اعمال خیر کئے اور اپنی آخرت کے لئے اللہ کے خزانے میں کیا سرمایہ جمع کیا ہے) اور عام انسان آپس میں کہتے ہیں اور پوچھتے ہیں اس نے کتنا مال چھوڑا؟'' (شعب الایمان للبیہقی)

حدیث نمبر 46: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: ''بندۂ دینار خدا کی رحمت سے محروم ہو، اور بندۂ درہم خدا کی رحمت سے دور رہے۔'' (جامع ترمذی)

تشریح: جو لوگ مال و دولت کے پرستار ہیں اور انہوں نے دولت ہی کو اپنا معبود اور

محبوب ومطلوب بنالیا ہے اس حدیث میں ان سے بیزاری کا اعلان اوران کے حق میں بددعا ہے کہ وہ خدا کی رحمت سے محروم اوردُور ہیں۔

حدیث نمبر 63: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے گھر والوں نے جو کی روٹی سے بھی دودن متواتر پیٹ نہیں بھرا یہاں تک کہ حضورؐ اس دنیا سے اٹھا لئے گئے۔(بخاری ومسلم)

حدیث نمبر 71: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:''جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرے(اور اس کے احکام کی پابندی کرے)اس کے لئے مالداری میں کوئی مضائقہ اور کوئی حرج نہیں۔''(مسند احمد)

تشریح: دولت مندی اور مالداری اگر تقویٰ کے ساتھ ہو، یعنی اللہ کا خوف، آخرت کی فکر، اوراحکامِ شریعت کی پابندی نصیب ہوتو اس میں دین کے لئے کوئی خطرہ نہیں، بلکہ اللہ تعالیٰ اگر توفیق دے تو اس صورت میں یہی مال ودولت دین کی بڑی سے بڑی ترقیوں کا اور جنت کے اعلیٰ درجوں تک پہنچنے کا ذریعہ بن سکتا ہے۔

حدیث نمبر 73: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ''جو شخص دنیا کی دولت بطریق حلال اس مقصد سے حاصل کرنا چاہے تاکہ اس کو دوسروں سے سوال نہ کرنا پڑے اوراپنے اہل وعیال کے لئے روزی اور آرام کا سامان مہیا کر سکے، اور اپنے پڑوسیوں، مفلسوں اور محتاجوں کے ساتھ وہ احسان اور سلوک کر سکے تو قیامت کے دن وہ اللہ کے حضور میں اس شان کے ساتھ حاضر ہوگا کہ اس کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی طرح

روشن اور چمکتا ہوگا اور جو شخص دنیا کی دولت حلال ہی ذریعہ سے اس مقصد سے حاصل کرنا چاہے کہ وہ بہت بڑا مالدار ہوجائے اور اس دولت مندی کی وجہ سے وہ دوسروں کے مقابلے میں اپنی شان اونچی دکھا سکے اور لوگوں کی نظروں میں بڑا بننے کے لئے داد ودہش کر سکے تو قیامت کے دن وہ اللہ تعالیٰ کے حضور اس حالت میں حاضر ہوگا کہ اللہ تعالیٰ اس پر سخت غضبناک ہوگا۔'' (شعب الایمان للبیہقی وحلیہ ابی نعیم)

حدیث نمبر 78: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ''بعض بظاہر خستہ حال لوگ جو دروازوں پر سے دھکے دے کر نکالے جاتے ہیں ان میں سے بعض نیکی اور تقویٰ کی وجہ سے اللہ کے اتنے قریب ہوتے ہیں کہ اگر وہ اللہ کے بھروسہ پر کسی بات پر قسم کھا بیٹھیں تو اللہ ضرور ان کی قسم پوری کرے گا۔'' (کسی کو بظاہر خستہ حال دیکھ کر حقیر نہیں سمجھنا چاہیے) (صحیح بخاری)

حدیث نمبر 81: عمر بن شعیب اپنے والد شعیب سے روایت کرتے ہیں اور وہ اپنے دادا عبداللہ بن عمرو بن العاص سے راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ''جس شخص میں دو خصلتیں ہوں گی، اللہ تعالیٰ اس کو شاکرین اور صابرین میں لکھیں گے (ان دو خصلتوں کی تفصیل یہ ہے) جس شخص کی یہ عادت ہو کہ وہ دین کے معاملے میں تو ان بندوں پر نظر رکھے جو دین میں اس سے فائق اور بالاتر ہوں اور ان کی پیروی اختیار کرے اور دنیا کے معاملے میں ان غریب ومسکین اور خستہ حال بندوں پر نظر رکھے جو دنیوی حیثیت سے اس سے بھی کمتر ہوں، اور اس پر اللہ کا شکر ادا کرے کہ اس نے محض اپنے فضل و

کرم سے ان بندوں سے زیادہ دنیا کی نعمتیں اس کو دے رکھی ہیں تو اللہ تعالیٰ کے یہاں وہ صابر وشاکر لکھا جائے گا۔'' (جامع ترمذی)

حدیث نمبر 90: عمرو بن میمون اودی سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو نصیحت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ''پانچ حالتوں کو دوسری پانچ حالتوں کے آنے سے پہلے غنیمت جانو، اور ان سے جو فائدہ اٹھانا چاہے وہ اٹھالو غنیمت جانو جوانی کو بڑھاپے کے آنے سے پہلے، اور غنیمت جانو تندرستی کو بیمار ہونے سے پہلے اور غنیمت جانو خوش حالی اور فراخ دستی کو ناداری اور تنگدستی سے پہلے اور غنیمت جانو فرصت اور فراغت کو مشغولیت سے پہلے اور غنیمت جانو زندگی کو موت کے آنے سے پہلے۔'' (جامع ترمذی)

حدیث نمبر 92: حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ سے راویت ہے، وہ رسول ﷺ سے راوی ہیں کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا: ''قیامت کے دن (جب حساب کے لئے بارگاہ خداوندی میں پیشی ہوگی تو) آدمی کے پاؤں سرک نہ سکیں گے جب تک کہ اس سے پانچ چیزوں کا سوال نہ کرلیا جائے گا۔ ایک اس کی پوری زندگی اور عمر کے بارے میں کہ کن کاموں میں اس کو ختم کیا، اور دوسرا خصوصیت سے اس جوانی (اور جوانی کی قوتوں) کے بارے میں کہ کن مشاغل میں جوانی اور اس کی قوتوں کو بوسیدہ اور پرانا کیا، اور تیسرا اور چوتھا مال و دولت کے بارے میں کہ کہاں سے اور کن طریقوں اور راستوں سے اس کو حاصل کیا تھا اور کن کاموں اور کن راہوں میں اس کو صرف کیا، اور پانچواں سوال یہ ہوگا کہ جو کچھ معلوم تھا اس کے بارے میں کیا عمل کیا؟'' (جامع ترمذی)

حدیث نمبر 95: حضرت ابوذر غفاریؓ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ مجھے میرے محبوب دوست (ﷺ) نے سات باتوں کا خاص طور سے حکم فرمایا ہے۔ مجھے آپؐ نے حکم فرمایا ہے مساکین اور غرباء سے محبت رکھنے کا اور ان سے قریب رہنے کا، اور آپؐ نے حکم فرمایا ہے کہ دنیا میں ان لوگوں پر نظر رکھوں جو مجھ سے نچلے درجہ کے ہیں (یعنی جن کے پاس دنیوی زندگی کا سامان مجھ سے بھی کم ہے) اور ان پر نظر نہ کروں جو مجھ سے اوپر کے درجہ کے ہیں۔ (یعنی جن کو دنیوی زندگی کا سامان مجھ سے زیادہ دیا گیا ہے اور بعض دوسری احادیث میں ہے کہ ایسا کرنے سے بندہ میں صبر وشکر کی صفت پیدا ہوتی ہے اور یہ ظاہر بھی ہے) حضرت ابوذرؓ فرماتے ہیں کہ اور مجھے آپؐ نے حکم دیا ہے کہ میں اپنے اہل قرابت کے ساتھ صلہ رحمی کروں، اور قرابتی رشتہ کو جوڑوں (یعنی ان کے ساتھ وہ معاملہ اور وہ سلوک کرتا رہوں جو اپنے عزیز اور قریبوں کے ساتھ کرنا چاہیے) اگرچہ وہ میرے ساتھ ایسا نہ کریں اور آپؐ نے مجھے حکم دیا ہے کہ کسی آدمی سے کوئی چیز نہ مانگوں (یعنی اپنی ہر حاجت کے لئے اللہ ہی کے سامنے ہاتھ پھیلاؤ اور اس کے سوا کسی کے در کا سائل نہ بنوں)۔ اور آپؐ نے مجھے حکم فرمایا کہ میں ہر موقع پر حق بات کہوں اگرچہ وہ لوگوں کے لئے کڑوی ہو (اور ان کی خواہشات اور اغراض کے خلاف ہونے کی وجہ سے انہیں بری لگے) اور آپؐ نے حکم فرمایا کہ میں اللہ کے راستے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈرو (یعنی دنیا والے اگرچہ مجھے برا کہیں لیکن میں وہی کہوں اور وہی کروں جو اللہ کا حکم ہو اور جس سے اللہ راضی ہو اور کسی کے برا بھلا کہنے کی مطلق پرواہ نہ کروں)

اورآپؐ نے مجھے حکم فرمایا کہ میں کلمہ ''**لاحول ولا قوۃ الا باللہ**'' کثرت سے پڑھا کروں کیونکہ یہ سب باتیں اُس خزانے سے ہیں جوعرش کے نیچے ہے۔(یعنی یہ اُس خزانے کی قیمتی جواہرات ہیں جوعرش الٰہی کے نیچے ہے اوراللہ جن بندوں کو چاہتا ہے عطا فرماتا ہے کسی اور کی وہاں تک دسترس نہیں)۔(مسند احمد)

حدیث نمبر 103: حضرت ابوالدرداءؓ سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ سے نقل کرتے ہیں آپؐ نے ارشادفرمایا:''قیامت کے دن مومن کی میزان عمل میں سب سے زیادہ وزنی اور بھاری چیز جو رکھی جائے گی وہ اس کے اچھے اخلاق ہوں گے۔''(ابوداؤد، ترمذی)

حدیث نمبر 105: حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے ،فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپؐ ارشادفرماتے تھے کہ''صاحبِ ایمان بندہ اپنے اچھے اخلاق سے ان لوگوں کا درجہ حاصل کرلیتا ہے جورات بھرنفلی نمازیں پڑھتے ہوں اوردن کو ہمیشہ روزہ رکھتے ہوں۔'' (ابوداؤد)

حدیث نمبر 108: حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''تم دوستوں میں مجھے زیادہ محبوب وہ ہیں جن کے اخلاق زیادہ اچھے ہیں۔''(صحیح بخاری)

حدیث نمبر 110: حضرت جریر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''وہ لوگ اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت سے محروم رہیں گے جن کے دلوں میں دوسرے آدمیوں کے لئے رحم نہیں اور جو دوسروں پر رحم نہیں کھاتے۔'' (بخاری ومسلم)

حدیث نمبر 111: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''رحم کرنے والوں اورترس کھانے والوں پر بڑی رحمت والا خدا رحم

کرے گا۔زمین پر رہنے، بسنے والی اللہ کی مخلوق پرتم رحم کروتو آسمان والاتم پر رحمت کرے گا۔'' (سنن ابی داؤد،ترمذی)

حدیث نمبر 118: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا:''سخی بندہ اللہ سے قریب ہے(یعنی اس کوقرب خدا حاصل ہے) نیز اللہ کے بندوں سے قریب ہے(یعنی اللہ کے بندے اس کی سخاوت کی صفت کی وجہ سے اس سے تعلق اورمحبت رکھتے ہیں اوراس کے ساتھ لگے رہتے ہیں)اور جنت سے قریب اوردوزخ سے دُور ہے۔اوربخیل اورکنجوس آدمی اللہ سے دُور،یعنی قرب خداوندی کی نعمت سے محروم ہے،اللہ کے بندوں سے بھی دور ہے(کیونکہ اس کی کنجوسی کی وجہ سے وہ اس سے الگ اور بے تعلق رہتے ہیں)اور جنت سے دوراوردوزخ سے قریب ہے اور بلاشبہ ایک بے علم سخی اللہ تعالیٰ کوعبادت گزار کنجوس سے زیادہ پیارا ہوتا ہے۔''(جامع ترمذی)

حدیث نمبر 122: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''حرص وبخل اورایمان کبھی ایک دل میں جمع نہیں ہوسکتے۔'' (یعنی بخیلی وکنجوسی اورایمان کا کوئی جوڑنہیں) (سنن نسائی)

حدیث نمبر 129: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''جس کسی نے میرے کسی امتی کی کوئی حاجت پوری کردی اس کا دل خوش کرنے کے لئے تو اس نے مجھے خوش کیا اورجس نے مجھے خوش کیا اس نے میرے اللہ کوخوش کیا اورجس نے اللہ کوخوش کیا،اللہ اس کو جنت میں داخل فرمائے گا۔''

(شعب الایمان للبیہقی)

حدیث نمبر 135: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مومن تو الفت و محبت کا مرکز ہے اور اس آدمی میں کوئی بھلائی نہیں جو دوسروں سے الفت نہیں کرتا اور دوسرے اس سے الفت نہیں کرتے۔''

(مسند احمد و شعب الایمان للبیہقی)

حدیث نمبر 136: حضرت ابوذر غفاریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بندوں کے اعمال میں اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب وہ محبت ہے جو اللہ کے لئے ہو اور وہ بغض و عداوت ہے جو اللہ کے لئے ہو۔'' (سنن ابی داؤد)

حدیث نمبر 137: حضرت ابو امامہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ''جس بندے نے بھی اللہ کے لئے کسی بندہ سے محبت کی، اس نے اپنے رب عزوجل ہی کی عظمت و توقیر کی۔'' (مسند احمد)

حدیث نمبر 138: حضرت معاذ بن جبل سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوسنا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ ''میری محبت واجب ہے ان لوگوں کے لئے جو باہم میری وجہ سے محبت کریں اور میری وجہ اور میرے تعلق سے کہیں جڑ کر بیٹھیں اور میری وجہ سے باہم ملاقات کریں اور میری وجہ سے ایک دوسرے پر خرچ کریں۔'' (مؤطا امام مالک)

حدیث نمبر 139: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک شخص اپنے ایک بھائی سے جو دوسری ایک بستی میں رہتا تھا ملاقات کیلئے چلا۔ تو اللہ نے اس کی راہ گزر پر ایک فرشتہ کو منتظر بٹھا دیا (جب وہ شخص اس مقام سے گزرا تو) فرشتہ نے اس سے پوچھا تمہارا کہاں کا ارادہ ہے؟ اس نے کہا

میں اس بستی میں رہنے والے اپنے بھائی سے ملنے جا رہا ہوں، فرشتہ نے کہا، کیا اس پر تمہارا کوئی احسان ہے، اور کوئی حق نعمت ہے جس کو تم پورا اور پختہ کرنے کے لیے جا رہے ہو۔ اس بندہ نے کہا نہیں! میرے جانے کا باعث اس کے سوا کچھ نہیں ہے کہ اللہ کے لئے مجھے اس بھائی سے محبت ہے (یعنی بس اسی للّٰہی محبت کے تعلق اور تقاضے سے میں اس کی زیارت اور ملاقات کے لئے جا رہا ہوں) فرشتہ نے کہا کہ میں تمہیں بتاتا ہوں کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے تمہارے پاس یہ بتانے کے لئے بھیجا ہے کہ اللہ تم سے محبت کرتا ہے جیسا کہ تم اللہ کے لئے اس کے اس بندہ سے محبت کرتے ہو۔'' (صحیح مسلم)

حدیث نمبر 140: حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کے بندوں میں سے کچھ ایسے خوش نصیب بھی ہیں جو نبی یا شہید تو نہیں ہیں، لیکن قیامت کے دن بہت سے انبیاء اور شہداء ان کے خاص مقامِ قرب کی وجہ سے ان پر رشک کریں گے۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمیں بتلا دیجئے کہ وہ کون بندے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا: وہ لوگ ہیں جنہوں نے بغیر کسی رشتے اور قرابت کے اور بغیر کسی مالی لین دین کے اللہ کی رضامندی کی وجہ سے باہم محبت کی۔ پس قسم ہے خدا کی، ان کے چہرے قیامت کے دن نورانی ہوں گے بلکہ سراسر نور ہوں گے اور وہ نور کے منبروں پر ہوں گے اور عام انسانوں کو جس وقت خوف و ہراس ہوگا اس وقت وہ بے خوف اور مطمئن ہوں گے اور جس وقت عام انسان مبتلائے غم ہوں گے وہ اس وقت بے غم ہوں گے، اور اس موقع پر آپؐ نے یہ آیت پڑھی ''اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ

لَاخَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَاهُمْ یَحْزَنُوْنَ ''۔(معلوم ہونا چاہیے کہ جواللہ کے دوست اوراس سے خاص تعلق رکھنے والے ہیں ان کوخوف وغم نہ ہوگا)۔

(سنن ابی داؤد)

حدیث نمبر 141: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ''قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے کہ کہاں ہیں میرے وہ بندے جو میری عظمت وجلال کی وجہ سے آپس میں الفت ومحبت رکھتے تھے؟ آج جب کہ میرے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہیں ہے میں اپنے ان بندوں کو اپنے سایہ میں (یعنی عرش کے سایہ میں) جگہ دوں گا۔'' (صحیح مسلم)

حدیث نمبر 142: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوااور عرض کیا حضورؐ کیا فرماتے ہیں ایسے شخص کے بارے میں جس کوایک جماعت سے محبت ہے لیکن وہ ان کے ساتھ نہیں ہوسکا؟ تو آپؐ نے فرمایا کہ ''جو آدمی جس سے محبت رکھتا ہے اس کے ساتھ ہی ہے۔'' (یا یہ کہ آخرت میں اس کے ساتھ کر دیا جائے گا) (بخاری، مسلم)

حدیث نمبر 143: حضرت عبداللہ بن صامتؓ ابوذر غفاریؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے (ابوذر نے) رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا، یارسول اللہ! ایک آدمی اس کو اللہ کے خاص بندوں سے محبت ہے لیکن وہ اس سے عاجز ہے کہ ان کے سے عمل کر سکے (تو اس بیچارے کا انجام کیا ہوگا؟) رسول اللہ نے ارشاد فرمایا: ابوذر! تم کو جس سے محبت ہوگی تم اسی کے ساتھ ہوگے۔ابوذرؓ نے عرض کیا، حضرت مجھے تو اللہ اوراس کے رسول سے محبت

ہے۔آپؐ نے ارشاد فرمایا (قیامت کے دن) پس تم ان ہی کے پاس اور ان ہی کے ساتھ رہو گے جن سے تم کو محبت ہے۔ یہ جواب سن کر ابوذر نے پھر اپنی بات دہرائی اور رسول اللہ ﷺ نے جواب میں پھر وہی ارشاد فرمایا جو پہلی دفعہ ارشاد فرمایا تھا۔ (سنن ابی داؤد)

حدیث نمبر 144: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ حضرت! قیامت کب آئے گی؟ آپ نے فرمایا: وائے بر حال تو (تو قیامت کا وقت اوراس کے آنے کی خاص کھڑی دریافت کرنا چاہتا ہے بتلا) تو نے اس کے لئے کیا تیاری کی ہے؟ اس نے عرض کیا میں نے اس کے لئے کوئی خاص تیاری تو نہیں کی (جو آپؐ کے سامنے ذکر کرنے کے لائق اور بھروسہ کے قابل ہو) البتہ (توفیق الٰہی سے مجھے یہ ضرور نصیب ہے کہ) مجھے محبت ہے اللہ سے اوراس کے رسولؐ سے۔آپؐ نے فرمایا: ''تجھ کو جس سے محبت ہے تو ان ہی کے ساتھ ہے اور تجھ کو قیامت کے دن ان کی معیت نصیب ہوگی۔ حدیث کے راوی حضرت انسؓ اس حدیث کو بیان فرمانے کے بعد فرماتے ہیں کہ: میں نے نہیں دیکھا مسلمانوں کو (یعنی حضور ﷺ کے صحابہ کو) کہ اسلام میں داخل ہونے کے بعد ان کو کسی چیز سے اتنی خوشی ہوئی ہو جتنی کہ حضور ﷺ کی اس بشارت سے ہوئی۔(بخاری ومسلم)

تشریح: (بہر حال اللہ ورسول کی محبت کے لئے ان کی اطاعت لازم ہے، بلکہ حق یہ ہے کہ کامل اطاعت محبت ہی سے پیدا ہوتی ہے)

عاشقی چیست بگو بندہ جاناں بودن

اور اللہ ورسول کی اطاعت کرنے والوں کو انبیاء وصدیقین اور شہداء وصالحین

کی معیت ورفاقت کی بشارت خود قرآن مجید میں بھی دی گئی ہے (وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَ الرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا)

حدیث نمبر 145: حضرت نعمان بشیرؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: ''ایمان والوں کو باہم ایک دوسرے پر رحم کھانے، محبت کرنے اور شفقت و مہربانی کرنے میں تم جسم انسانی کی طرح دیکھو گے کہ جب اس کے کسی ایک عضو کو بھی تکلیف ہوتی ہے تو جسم کے باقی سارے اعضاء بھی بخار اور بے خوابی میں اس کے شریک حال ہو جاتے ہیں۔'' (بخاری ومسلم)

حدیث نمبر 147: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''تم دوسروں کے متعلق بدگمانی سے بچو، کیونکہ بدگمانی سب سے جھوٹی بات ہے تم کسی کی کمزوریوں کی ٹوہ میں نہ رہا کرو، اور جاسوسوں کی طرح رازدارانہ طریقے سے کسی کے عیب معلوم کرنے کی کوشش بھی نہ کیا کرو، اور نہ ایک دوسرے پر بڑھنے کی بے جا ہوس کرو نہ آپس میں حسد کرو، نہ بغض وکینہ رکھو اور نہ ایک دوسرے سے منہ پھیرو، بلکہ اے اللہ کے بندو! اللہ کے حکم کے مطابق بھائی بھائی بن کر رہو۔'' (بخاری ومسلم)

حدیث نمبر 148: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے، اس پر کوئی ظلم وزیادتی نہ کرے (اور جب وہ اس کی مدد واعانت کا محتاج ہو تو اس کی مدد کرے) اور اس کو بے مدد کے نہ چھوڑے، اور اس کو حقیر نہ جانے اور نہ اس کے ساتھ حقارت کا برتاؤ کرے

(کیا خبر کہ اس کے دل میں تقویٰ ہو جس کی وجہ سے وہ اللہ کے نزدیک مکرم اور محترم ہو) پھر آپؐ نے تین بار اپنے سینہ کی طرف اشارہ فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ: تقویٰ یہاں ہوتا ہے (ہوسکتا ہے کہ تم کسی کو اس کے ظاہری حال سے معمولی آدمی سمجھو اور اپنے دل کے تقویٰ کی وجہ سے وہ اللہ کے نزدیک محترم ہو اس لئے کبھی مسلمان کو حقیر نہ سمجھو) آدمی کے برا ہونے کے لئے اتنا کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے اور اس کے ساتھ حقارت سے پیش آئے۔ مسلمان کی ہر چیز دوسرے مسلمان کے لئے قابل احترام اس کا خون اس کا مال اور اس کی آبرو (اس کا خون گرانا، اس کا مال لینا، اور اس کی آبروریزی کرنا یہ سب حرام ہے۔'' (صحیح مسلم)

حدیث نمبر 149: حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ منبر پر چڑھے، اور بلند آواز سے پکارا اور فرمایا: ''اے وہ لوگو جو زبان سے اسلام لائے ہو اور ان کے دلوں میں ابھی ایمان پوری طرح اترا نہیں ہے مسلمان بندوں کو ستانے سے اور ان کو عار دلانے اور شرمندہ کرنے اور ان کے چھپے ہوئے عیبوں کے پیچھے پڑنے سے باز رہو، کیونکہ اللہ کا قانون ہے کہ جو کوئی اپنے مسلمان بھائی کے چھپے عیبوں کے پیچھے پڑے گا اور اس کو رسوا کرنا چاہے گا، تو اللہ تعالیٰ اس کے عیوب کے پیچھے پڑے گا اور جس کے عیوب کے پیچھے اللہ پڑے گا وہ اسے ضرور رسوا کرے گا (اور وہ رسوا ہو کے رہے گا) اگرچہ اپنے گھر کے اندر ہی ہو۔'' (جامع ترمذی)

حدیث نمبر 150: حضرت ابو ہریرہؓ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا: ''تم حسد کے مرض سے بہت بچو، حسد آدمی کی نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جس

طرح آگ لکڑی کو کھا جاتی ہے۔'' (سنن ابی داؤد)

حدیث نمبر 153: حضرت واثلہ ابن لاسقع سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم اپنے کسی بھائی کی مصیبت پر خوشی کا اظہار مت کرو (اگر ایسا کرو گے تو ہو سکتا ہے کہ) اللہ اس کو اس مصیبت سے نجات دیدے اور تم کو مبتلا کر دے۔'' (جامع ترمذی)

حدیث نمبر 154: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ''اللہ تعالیٰ خود مہربان ہے (نرمی اور مہربانی کرنا اس کی ذاتی صفت ہے) اور نرمی اور مہربانی کرنا اس کو محبوب بھی ہے (یعنی اس کو یہ بات پسند ہے کہ اس کے بندے بھی آپس میں نرمی اور مہربانی کا برتاؤ کریں) اور نرمی پر وہ اتنا دیتا ہے جتنا کہ نرمی کے ماسوا کسی چیز پر بھی نہیں دیتا۔'' (صحیح مسلم)

حدیث نمبر 155: حضرت جریر سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا: ''جو آدمی نرمی کی صفت سے محروم کیا گیا وہ سارے خیر سے محروم کیا گیا۔'' (صحیح مسلم)

حدیث نمبر 156: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کو نرمی کی خصلت کا اپنا حصہ مل گیا اس کو دنیا اور آخرت کے خیر میں سے حصہ مل گیا اور جس کو نرمی نصیب نہیں ہوئی، وہ دنیا اور آخرت میں خیر کے حصے سے محروم رہا۔'' (شعب الایمان للبیہقی)

حدیث نمبر 189: حضرت انس ابن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمایا کہ ''جب مجھے معراج ہوئی تو (ملاءِ اعلیٰ کے اس سفر میں) میرا گزر کچھ ایسے لوگوں پر ہوا جن کے ناخن سرخ تانبے کے سے تھے جن سے وہ اپنے

چہرے اور اپنے سینوں کو نوچ نوچ کر زخمی کر رہے تھے، میں نے جبریلؑ سے پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں جو ایسے سخت عذاب میں مبتلا ہیں؟ جبریلؑ نے بتایا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو زندگی میں اپنے لوگوں کے گوشت کھایا کرتے تھے (یعنی اللہ کے بندوں کی غیبتیں کیا کرتے تھے) اور ان کی آبروؤں سے کھیلتے تھے۔'' (سنن ابی داؤد)

حدیث نمبر 191: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن فرمایا ''کیا تم جانتے ہو کہ غیبت کس کو کہتے ہیں؟'' صحابہؓ نے عرض کیا، اللہ اور اس کے رسولؐ ہی کو زیادہ علم ہے۔ آپؐ نے فرمایا: ''تمہارا اپنے کسی بھائی کا اس طرح ذکر کرنا جس سے اس کو ناگواری ہو (بس یہی غیبت ہے) کسی نے عرض کیا کہ حضرت! اگر میں اپنے بھائی کی کوئی ایسی برائی کا ذکر کروں جو واقعۃً اس میں ہو (تو کیا یہ بھی غیبت ہے؟) آپؐ نے ارشاد فرمایا: ''غیبت جب ہی ہوگی جب کہ وہ برائی اس میں موجود ہو اور اگر اس میں وہ برائی اور عیب موجود ہی نہیں ہے (جو تم نے اس کی نسبت کر کے ذکر کیا) تو پھر یہ بہتان ہوا (غیبت سے بھی زیادہ سخت اور سنگین ہے)۔ (صحیح مسلم)

حدیث نمبر 194: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''تم سچائی کو لازم پکڑو اور ہمیشہ سچ ہی بولو، کیونکہ سچ بولنا نیکی کی راہ پر ڈال دیتا ہے اور نیکی جنت تک پہنچا دیتی ہے اور آدمی جب ہمیشہ سچ ہی بولتا ہے اور سچائی ہی اختیار کر لیتا ہے تو وہ مقام صدیقیت تک پہنچ جاتا ہے اور اللہ کے ہاں صدیقین میں لکھ لیا جاتا ہے اور جھوٹ سے ہمیشہ بچتے رہو، کیونکہ

جھوٹ بولنے کی عادت آدمی کو بدکاری کے راستے پر ڈال دیتی ہے اور بدکاری اس کو دوزخ تک پہنچا دیتی ہے اور آدمی جھوٹ بولنے کا عادی ہو جاتا اور جھوٹ کو اختیار کر لیتا ہے، تو انجام یہ ہوتا ہے کہ وہ اللہ کے ہے یہاں کذابین میں لکھ لیا جاتا ہے۔'' (بخاری و مسلم)

حدیث نمبر 195: حضرت عبدالرحمٰن ابی قراد سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جس شخص کی یہ خوشی ہو اور یہ چاہے کہ اس کو اللہ اور اس کے رسولؐ سے حقیقی محبت ہو یا یہ کہ اللہ اور اس کے رسولؐ اس سے محبت کریں تو اسے چاہیے کہ جب وہ بات کرے تو ہمیشہ سچ بولے اور جب کوئی امانت اس کے سپرد کی جائے تو ادنیٰ خیانت کے بغیر اس کو ادا کرے اور جس کے پڑوس میں اس کا رہنا ہو اس کے ساتھ بہتر سلوک کرے۔'' (شعب الایمان للبیہقی)

حدیث نمبر 196: حضرت عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم چھ باتوں کے ضامن ہو جاؤ اور ان کی ذمہ داری لے لو تو میں تمہارے لئے جنت کی ذمہ داری لیتا ہوں (وہ چھ باتیں یہ ہیں) جب بات کرو تو ہمیشہ سچ بولو، جب کسی سے وعدہ کرو تو اس کو پورا کرو، جب کوئی امانت اس کے سپرد کی جائے تو اس کو ٹھیک ٹھیک ادا کرو اور حرام کاری سے اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرو اور جن چیزوں کی طرف نظر کرنے سے منع فرمایا گیا ہے ان کی طرف سے آنکھیں بند کرو (یعنی کوشش کرو کہ ان پر نظر نہ پڑے) جن موقعوں پر ہاتھ روکنے کا حکم دیا گیا ہے وہاں ہاتھ روک لو (ناحق کسی کو نہ مارو نہ ستاؤ، نہ کسی کی کوئی چیز چھیننے کے لئے ہاتھ بڑھاؤ وغیرہ وغیرہ)۔''

(مسند احمد، للبیہقی شعب الایمان)

حدیث نمبر 197: حضرت سعید خدریؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سچا اور امانت دار سوداگر، انبیاء، صدیقین اور شہداء کے ساتھ ہوگا۔''

(ترمذی، مسند دارمی)

حدیث نمبر 203: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے رسول ﷺ نے فرمایا ''جس شخص نے حاکم کے سامنے جھوٹی قسم کھائی تا کہ اس کے ذریعہ کسی مسلمان کا مال مار لے تو قیامت کے دن اللہ کے سامنے اس حال میں اس کی پیشی ہوگی کہ اللہ تعالیٰ اس پر سخت غضبناک اور ناراض ہوں گے۔'' (بخاری و مسلم)

حدیث نمبر 214: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''منافق کی تین نشانیاں ہیں جب بات کرے تو جھوٹ بولے، وعدہ کرے تو اس کو پورا نہ کرے اور جب اس کو کسی چیز کا امین بنا دیا جائے تو خیانت کرے۔''

(بخاری و مسلم)

حدیث نمبر 226: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''حیا ایمان کی ایک شاخ ہے (یا ایمان کا ثمرہ ہے) اور ایمان کا مقام جنت ہے اور بے حیائی اور بے شرمی بدکاری میں سے ہے اور بدی دوزخ میں لے جانے والی ہے۔'' (مسند احمد و جامع ترمذی)

حدیث نمبر 227: حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''حیا اور ایمان یہ دونوں ہمیشہ ساتھ اور اکٹھے ہی رہتے ہیں جب ان دونوں میں سے کوئی ایک اٹھا لیا جائے تو دوسرا بھی اٹھا لیا جاتا ہے۔''

(شعب الایمان للبیہقی)

حدیث نمبر 232: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دولت مندی

مال واسباب سے حاصل نہیں ہوتی بلکہ اصل دولت مندی دل کی بے نیازی ہے۔'' (صحیح بخاری)

حدیث نمبر 238: حضرت صہیبؓ سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا: ''بندۂ مومن کا معاملہ بھی عجیب ہے اس کے ہر معاملہ اور ہر حال میں خیر ہی خیر ہے اور اگر اس کو خوشی اور راحت وآرام پہنچے تو اپنے رب کا شکر ادا کرتا ہے اور یہ اس کے لئے خیر ہی خیر ہے اور اگر اسے کوئی دکھ اور رنج پہنچتا ہے تو وہ (اس کو بھی اپنے حکیم وکریم رب کا فیصلہ اور اسکی مشیت یقین کرتے ہوئے) اس پر صبر کرتا ہے اور یہ صبر بھی اس کے لئے سراسر خیر اور موجب برکت ہوتا ہے۔'' (صحیح مسلم)

حدیث نمبر 239: حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا کہ ''اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ اے فرزندِ آدم! اگر تو نے صدمہ میں صبر کیا اور میری رضا اور ثواب کی نیت کی تو میں نہیں راضی ہوں گا کہ جنت سے کم اور اس کے سوا کوئی ثواب تجھے دیا جائے۔'' (ابن ماجہ)

حدیث نمبر 240: حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو بندہ کسی جانی یا مالی مصیبت میں مبتلا ہو اور وہ کسی سے اس کا اظہار نہ کرے اور نہ لوگوں سے شکوہ کرے تو اللہ تعالیٰ کا ذمہ ہے کہ وہ اس کو بخش دے گا۔''

(معجم اوسط طبایا)

حدیث نمبر 251: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ تمہارے مالوں کو نہیں دیکھتا لیکن تمہارے دلوں اور تمہارے عملوں کو دیکھتا ہے۔'' (صحیح مسلم)

حدیث نمبر 255: محمود بن لبیدؓ روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے تمہارے بارے میں سب سے زیادہ خطرہ ''شرک اصغر'' کا ہے''۔ بعض صحابہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! ''شرک اصغر'' کا کیا مطلب ہے؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا: ''ریا'' (یعنی کوئی نیک کام لوگوں کے دکھاوے کے لئے کرنا)۔ (مسند احمد)

حدیث نمبر 261: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سب سے پہلا شخص جس کے خلاف قیامت کے دن (دوزخ میں ڈالے جانے کا) فیصلہ عدالت خداوندی کی طرف سے دیا جائے گا ایک آدمی ہوگا (میدان جہاد میں) شہید کیا گیا ہوگا یہ شخص خدا کے سامنے لایا جائے گا پھر خداوند تعالیٰ اس کو بتائے گا کہ میں نے تجھے کیا کیا نعمتیں دی تھیں وہ اللہ کی دی ہوئی سب نعمتوں کا اقرار کرے گا پھر اللہ اس سے پوچھے گا بتا تو نے ان نعمتوں سے کیا کام لیا؟ (اور کن مقاصد کے لئے ان کو استعمال کیا) وہ کہے گا (میں نے آخری عمل یہ کیا ہے) کہ میں نے تیری راہ میں جہاد کیا یہاں تک کہ میں شہید کر دیا گیا (اور اس طرح میں نے سب سے عزیز اور قیمتی چیز اپنی جان بھی تیری راہ میں قربان کر دی) اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو جھوٹ کہتا ہے تو نے تو جہاد میں حصہ اس لئے اور اس نیت سے لیا تھا کہ تیری بہادری کے چرچے ہوں سو (تیرا مقصد حاصل ہو چکا دنیا میں) تیری بہادری کے چرچے ہو لئے، پھر اس کے لئے خداوندی حکم ہوگا اور وہ اوندھے منہ گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا اور اسی کے ساتھ دوسرا شخص ہوگا جس نے علم دین حاصل کیا ہوگا اور دوسروں کو اس کی تعلیم بھی دی ہوگی اور قرآن بھی خوب

پڑھا ہوگا اس کو بھی خدا کے سامنے پیش کیا جائے گا اللہ تعالیٰ اس کو بھی بخشی ہوئی نعمتیں بتائے گا وہ سب کا اقرار کرے گا پھر اللہ تعالیٰ اس سے پوچھے گا بتا تو نے میری ان نعمتوں سے کیا کام لیا ؟ (اور ان کو کن مقاصد کے لئے استعمال کیا وہ کہے گا خداوندہ! میں نے تیرا علم حاصل کیا اور دوسروں کو سکھایا اور آپ ہی کی رضا کے لئے آپ کی کتاب قرآن پاک میں مشغول رہا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو نے یہ بات جھوٹ کہی ،تو نے تو علم دین اس لئے حاصل کیا تھا اور قرآن تو اس لئے پڑھتا تھا تاکہ تجھے عالم وقاری اور عابد کہا جائے سو(تیرا مقصد حاصل ہو چکا اور دنیا میں) تیرے عالم وعابد اور قاری وقرآن ہونے کا چرچا خوب ہولیا پھر اس کے لئے بھی خداوند تعالیٰ کا حکم ہوگا ، اور اس کو بھی اوندھے منہ گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا ۔ اور اسی کے ساتھ ایک تیسرا شخص ہوگا جس کو اللہ تعالیٰ نے بھرپور دولت دی ہوگی اور ہر طرح کا مال اس کو عطا فرمایا ہوگا وہ بھی خدا کے سامنے پیش کیا جائے گا اور اللہ تعالیٰ اس کو بھی اپنی نعمتیں بتلائے گا (کہ میں نے دنیا میں تجھے یہ نعمتیں دی تھیں) وہ سب کا اقرار کرے گا پھر اللہ تعالیٰ اس سے بھی پوچھے گا تو نے میری ان نعمتوں سے کیا کام لیا؟ (اور کن مقاصد کے لئے ان کو استعمال کیا) وہ عرض کرے گا خداوندا! جس جس راستہ میں اور جن جن کاموں میں خرچ کرنا تجھے پسند ہے میں نے تیرا دیا ہوا مال ان سب ہی میں خرچ کیا ہے اور صرف تیری رضا جوئی کے لئے خرچ کیا ، اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو نے یہ جھوٹ کہا ، درحقیقت یہ سب کچھ تو نے اس لئے کیا تھا کہ دنیا میں تو سخی مشہور ہو

(اور تیری فیاضی اور داد و دہش کے چرچے ہوں) سو (تیرا یہ مقصد تجھے حاصل ہو گیا اور دنیا میں تیری فیاضی اور داد و دہش کے چرچے ہو لئے ۔ پھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے لئے بھی حکم ہوگا اور وہ بھی اوندھے منہ گھسیٹ کے دوزخ میں ڈال دیا جائے گا۔“ (صحیح مسلم)

حدیث نمبر 262: حضرت ابوذر غفاریؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ کیا ارشاد ہے ایسے شخص کے بارے میں جو کوئی اچھا عمل کرتا ہے صرف اللہ کے لئے اور لوگ اس کی تعریف کرتے ہیں؟ ایک اور روایت میں ہے کہ پوچھنے والے نے یوں عرض کیا کہ کیا ارشاد ہے ایسے شخص کے بارے میں جو کوئی اچھا عمل کرتا ہے صرف اللہ کے لئے اور اس کی وجہ سے لوگ اس سے محبت کرتے ہیں ؟ آپؐ نے فرمایا: ”یہ تو مومن بندہ کی نقد بشارت ہے۔“ (صحیح مسلم)

نوٹ: اوپر لکھی ہوئیں دو احادیث کا مطلب یہ ہے کہ جو نیک عمل کیا جائے وہ صرف اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے لئے کیا جائے اور اس میں دکھاوا بالکل نہ ہو انسان اپنی ممکنہ کوشش کرے کہ اس میں دنیاوی شہرت اور دکھاوے کی آمیزش نہ ہو تو پھر اللہ کے فضل وکرم سے امید ہے کہ وہ عمل مقبول ہو جائے گا ۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ۔ لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَھَا ترجمہ : ”اللہ انسان پر اس کی وسعت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتا۔ (یعنی اللہ انسان کو اس کی استطاعت سے زیادہ ذمہ دار نہیں ٹھراتا) ۔ ایک بات یاد رہے کہ فرائض مثلاً کلمہ طیبہ کا اقرار ، نماز ، روزہ ، زکوۃ اور حج علی الاعلان کرنے کا حکم ہے تاکہ لوگوں کو ترغیب ہو لیکن پھر بھی نیت صرف اللہ ہی کی رضا کے واسطے ہونی چاہیئے ۔

نبی اکرم ﷺ کی سیرت اور اِس کے فلسفہ کو سمجھنے کے لئے

ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کی حسبِ ذیل تالیفات کا مطالعہ فرمائیے

رسولِ کامل ﷺ

نبی اکرم ﷺ سے ہمارے تعلق کی بنیادیں

اُسوۂ رسول ﷺ

معراج النبی ﷺ

عظمتِ مصطفیٰ ﷺ

نبی اکرم ﷺ کا مقصدِ بعثت

منہجِ انقلابِ نبوی ﷺ

رسولِ انقلاب کا طریق انقلاب

**مکتبہ انجمن خدّام القرآن سندھ، کراچی
سے طلب فرمائیں**